یہ رسالہ خاص واسطے اہل تشیع کے ہے

قل هاتوا برهانکم ان کنتم صادقین

الحمد للہ والمنہ کہ این رسالۂ شریفہ و عجالۂ منیفہ بغرض حفاظت مذہب عوام مومنین و

شیعۂ اثنا عشریہ کثرہم اللہ تعالیٰ فی البریہ موسوم بہ

سنہ ۱۹۰۵ء سنہ ۱۳۲۳ھ

التمییز بین الصواقع الکابلی و تحفۃ عبد العزیز

از رشحات قلم حقائق رقم ناظم جواہر کلام ناثر تلفیقات اعلام جناب مولانا حکیم سید حسین

صاحب لکھنوی المتخلص بہ گریان وقاہ اللہ عن حوادث الزمان

در مطبع تصویر عالم لکھنؤ طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تالیف تحفۂ اثنا عشریہ مصنفۂ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کے دلچسپ حالات

وننکران شئنا علی الناس قولھم	ولا ینکرون القول حین نقول

خداوند عالم کا بی انتہا شکر ہی کہ جسنے ہم کو ایسی زبان گویا دی کہ جب ہم کوئی کلام لوگون کے سامنے پیش کرتے ہین تو اُنکے لیے حقیقی مجال سخن بند ہو جاتی ہی اور اُنکو بجز تسلیم کوئی چارۂ کار نہین رہتا اور اگر وہ کوئی اہم سے اہم بات اپنے خیال مین کہتے ہین تو ہم اُسکے مقابلہ مین انکار کرسکتے ہین اور وہ بات (بفضلہ) ہماری جودت استدلال اور قوت مقال سے مثل اوراق خزان دیدہ رد اور منتشر نظر آتی ہی بعض موسمی متکلمین آجکل بہت شور و غل کرتے ہوے نظر آتے ہین جنکی سلاطت لسان لائق تنبیہ ہی ہر شخص کو پہلے اپنی قابلیت و استعداد کا اندازہ کر لینا چاہیے پھر کوئی ارادہ کرنا مناسب ہی خدا کی شان ہی کہ کتاب مستطاب استقصاء الافحام اور اُسکی نسبت بعض ایڈیٹران اخبار کا (جنکا فضل و کمال و تبحر و اطلاع خود اُنکے لاطائل مضامین سے ظاہر ہی) ژاژ خائی کرنا ایک ایشیائی شاعری کا مبالغہ معلوم ہوتا ہی معاصرین صاحب عبقات الانوار و استقصاء الافحام سے

جو علماے اعلام اہلسنت تھے اُنھون نے تو قصد نہ فرمایا خود صاحب منتہی الکلام جو بعد تصنیف استقصاء الافحام بیس برس کامل زندہ رہے جنکو حق سبحانہ تعالی نے اپنے فضل عمیم سے اسقدر مہلت کثیر عنایت فرمائی تھی مگر ایک حرف کا بھی جواب نہوا حالانکہ بلاد مختلفہ حیدرآباد اور بھوپال ورامپور وغیرہ مین اُنھون نے کوشش بلیغ فرمائی مگر کہین صورت کامیابی نظر نہین آئی فی الحال یہ سنکر نہایت دل خوش ہوا تھا کہ کوئی جناب مولوی لطف الرحمن صاحب شارح شفا ہین وہ زحمت فرماکر استقصاء الافحام کا جواب تحریر فرمائینگے اور اُنکی تائید اور توثیق تحریری و زبانی تمامی علماے اہلسنت نے فرماکر رستم داستان بنایا مگر جواب ابھی تک امر موہوم معلوم ہوتا ہی گو ریاست عالیہ بھوپال سے امداد کلی کی بھی توقع تام تھی جب اصلی جواب سے حضرات اہل سنت کو ناکامی ہوئی تو بعض حضرات کو یہ خیال پیدا ہوا کہ عوام اہل سنت پر عبقات الانوار اور استقصاء الافحام کے لاجواب ہونیکا بھید کھل جائیگا اور عوام اہل سنت اپنے علماسے سخت سست عقیدہ ہو جائینگے تو عوام الناس کو اب اصلاح تسکین دینا چاہا کہ وہ کتب لائق و قابل التفات نہین ہین لہذا بذریعۂ اخبارات کے بعض عبارات استقصاء الافحام کو مقامات مختلفہ سے بخیال اپنے لَا تَقرَبُوا الصَّلٰوۃَ کا مصداق بناکر عوام اہل سنت کو سمجھایا جاتا ہی اور اس نہج سے اُسکے غیر ضروری الجواب ہونیکا خیال عوام کے دل بہلانیکا حیلہ قرار دیا جاتا ہی۔ قرآن مجید کی بابت بھی جب معاندین کو اتیان جواب سے عاجزی ہوئی تو غیر ضروری ہونیکا بہانہ تراشا گیا چونکہ نقص نص فضل قرآن ناطق کے لیے بھی اتیان جواب مین ناکامی ہوئی لہذا بعض اعتراضات غیر معقول عوام کو خوش کرنے کے لیے کیے جاتے ہین عوام بیچارے مصطلحات حدیث و اثر اور احوال رجال سے کب باخبر ہین کیا جانین اُنکو صرف اسقدر سمجھا دینا کافی ہی کہ استقصاء الافحام پر اعتراض ہو گیا اور وہ بیچارے خوش ہو گئے کہ جو جناب مولانا نے فرمایا ہی وہ حق اور بجا ہو گا عوام کو کیا علم ہو سکتا ہی

کہ اعتراض حقیقی کیا ہی اعتراض واقعی اور غیر واقعی مین بہت فرق ہوتا ہی اعتراض واقعی جیسا قرآن مجید پر ناممکن ہی ویسا ہی قرآن ناطق کے فضائل ثابتہ صحیحہ اور اُسکے متعلق جو اور مقدمات ہین اُنپر کوئی اعتراض حقیقی تلاش کرنا اور اُسکا واقع مین ہونا ناممکن ہی۔ رہا یہ امر کہ خواہ مخواہ اعتراض کرنا قرآن صامت پر مدت سے لوگ اعتراض کرتے آتے ہین کیا معاذ اللہ اُنکے اعتراضات سے سر مو کوئی نقص شان قرآن مین پیدا ہوا ویسا ہی یہ امر بھی ہی اور حالت اعتراض تو یہ ہی کہ ابھی تک لوگ قرآن مجید پر اعتراض کرنے سے باز نہین آتے چنانچہ موسیو فولرس جرمنی نے جلسۂ آثار علمیہ مستشرقین مین عربی زبان پر لکچر دیا اور فصیح و عامی محاورات جو قدماے عرب مین قبل از اسلام مستعمل تھے سب کی تحقیقات کرکے بعض ایسے اوزان بتائے جو اُن دنون عربی زبان مین مطلقاً موجود تھے پھر اس لغوی بحث سے نتیجہ یہ نکالا کہ قرآن شریف فصیح نہین ہی بلکہ یہ پہلی کتاب ہی جو عامی زبان مین لکھی گئی ہی اسی طرح استقصاء الافحام و عبقات الانوار پر اعتراض کی حالت ہی کہ عوام کو اپنی طرف سے اختلاط و اختلاف سمجھا کر درست نہ رکھا جائے تو سوا اسکے پارہ کا ہی نہین مطالب استقصاء الافحام کے غیر قابل التفات ہونیکا اظہار خالی از لطف نہین ہی کیونکہ اس مین مقصود مضمر یہ ہی کہ عوام کو دھوکا ہو جائے کہ جواب استقصاء الافحام ہو رہا ہی بیان پر اس بابت یہ واقعۂ تاریخی ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ جب برامکہ کے جود و سخا کا آوازہ مسلم روزگار ہو گیا تو ایک شخص نے جرأت کرکے ایک رقعہ اپنے مفید مطلب برامکہ کے ایک سربرآوردہ کے نام سے کسی امیر کے لیے اپنے باب مین سفارشی لکھ لیا جب اُس سربرآوردۂ خاندان برامکہ کو اطلاع ہوئی تو اُسنے کہا کیا عیب ہی کہ اگر کسی غریب کا کام میرے نام سے نکل گیا خیر کیا حرج ہی کہ اسی طرح استقصاء الافحام کے خیالی جواب کی بدولت بھی انجاح مرام دنیوی اور نیز ایسے شغل علمی سے درجات اخروی کا سزاوار ہونا لطف بالا لطف ہی خیر بہت روز تک جو واقعات و حالات ہمارے مخاطب

فرقۂ سنیہ کے پیش آئے اُن سے اعراض کیا گیا اور وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا پر نظر ہی
مگر جب نہایت مبالغہ دیکھا گیا تو خیال ہوا کہ شاید عوام مومنین اور مسلمین پر کوئی غیر واقع اثر ہو
تو بہتر اور مناسب معلوم ہوا کہ پہلے کتاب تحفۂ اثنا عشریہ کی واقعی حالت اُسکے مصنف
محترم کی زبانی پیش کی جائے جسکی بابت اہلسنت کا خیال ہی کہ اُس کتاب نے لاجوابی
کا استمرار ی پٹہ لکھوالیا ہی بہت مناسب ہوگا کہ پہلے اُسکی اصلی حالت عامۂ مومنین اور مسلمین
دیکھین اور پھر جو کرامات اور برکات اُس کتاب مین ہین اُنکو بھی بغور ملاحظہ کرین جب کتاب
تحفۂ اثنا عشریہ تالیف ہو کر شائع کی گئی اور عظمت وشان اُسکی حضرات اہل سنت کے
نزدیک بہت زیادہ ہوئی اُسکے ساتھ ہی محققین اہل تشیع نے اُس کتاب کی جو اصلی حالت تھی
وہ بھی بخوبی جانچکر مصنفین اہل تصنیف و تالیف پر ظاہر کر دی وہ اصلی حالت ایسی ظاہر
ہوئی کہ مخلصین اہل سنت باوجود اپنی مزید عقیدت اور پیروی طریقت کے مصنف
محترم سے استکشاف حالت کرنے پر مجبور ہوے چنانچہ مرزا حسن علی صاحب محدث تلمیذ
خاص مصنف نے مصنف محترم سے جو سوال کیا ہی اُسکو ہم مع لفظی ترجمہ کے مجموعۂ فتاوی
عزیزی مطبوعۂ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۱۱ھ صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۸ مصنفۂ شاہ عبد العزیز صاحب
محدث دہلوی سے لکھکر ہدیۂ ناظرین کرتے ہین **سوال از مرزا حسن علی صاحب**
کتاب صواقع موبقہ در رد مذہب روافض خذلہم اللہ تعالی کہ تالیف نصر اللہ کابلی
ست بملاحظۂ شریفہ در آمدہ یا نہ و بعد از آنکہ ملحوظ نظر فیض اثر شدہ باشد فرقی در تصنیف
آن و تصنیف جناب افادت مآب کہ تحفۂ اثنا عشریہ است چیست و معاندان این دیار
خصوصًا روافض خذلہم اللہ بطریق تراژ خائی و بیہودہ گوئی خیلی شور و شغب میکنند کہ
کتاب مستطاب تحفۂ اثنا عشریہ ترجمۂ صواقع موبقہ است ہرچند سوال این معنی ما مخلصان
و فدویان را لاطائل و بیہودہ می نماید واز جملۂ بدیہی البطلان ست و ہر کس کہ از مایۂ علم
آگہی داشتہ باشد این خبر را از ممکی عنہ مخالف خواہد دانست لیکن بعضی کسان این ناکس را ا

بسیار تنگ کردند لهذا این امر نامرضی را موجب سمع خراشی جناب عالی انگاشته تند جواب
از شاه صاحب ممدوح در وقت تصنیف تحفهٔ اثنا عشریه از کتابهای اهل سنت
که در رد مذهب شیعه و کتب شیعه که در رد مذهب اهل سنت تالیف شده سه قسم بهمرسیده
قسم اول در مجادلهٔ این مسئلهٔ خاص یعنی اثبات خلافت خلفاے ثلثه در دآن مثل نواقض
الروافض و مرافض الروافض و صواعق محرقه و شرح تجرید از طرف اهل سنت
و مصائب النواصب و رد شبهات الاعور و اظهار الحق و سفینة النجاة از طرف شیعه قسم
دوم آن کتابهاست که در مسئلهٔ امامت و شروط آن و موانع آن بتفصیل تصنیف شده مثل
بحث امامت در شرح مقاصد و شرح مواقف و طوالع الانوار و اربعین از طرف اهل سنت و
تصانیف علامه حلی و حدائق موبقه در رد صواعق محرقه و مقداد از طرف شیعه قسم سوم آن است
که تمام مذهب شیعه را هم در الٰهیات و هم در معاد و هم در امامت و هم در روایت احادیث
و هم در اصول رد کرده اند مثل ابطال الباطل و صواقع موبقه تالیف نصر الله کابلی از طرف
اهل سنت و منهج الحق علامه حلی و احقاق الحق قاضی نور الله شوستری از طرف امامیه
این هر سه قسم کتب در وقت تالیف تحفهٔ اثنا عشریه موجود و مستحضر بودند در آنوقت
ترتیب صواقع بسیار پسند خاطر افتاده و بهمان ترتیب درین کتاب کلام واقع شد
و احقاق الحق نیز بهمین ترتیب دارد و ابطال الباطل نیز بهمین ترتیب دارد لیکن طوالع بسیار
مختصر و خوشنما بنظر آمد بها نرا اختیار کرده شد مگر بحث تولا و تبرا دران نبود و شرح حدیث
الثقلین نیز دران نبود و مسئلهٔ انکار نبوت و اتحاد که لازم مذهب شیعه است بشرح و بسط
دران نبود این ابواب فزوده شد و باب مطاعن و جواب آن اصلا دران کتاب مذکور نیست
و نیز در صواقع اکتفا بر دلائل کلامیه نموده و روایات را از کتب امامیه کمتر آورده در تحفهٔ اثنا عشریه
آن دلائل کلامیه را حذف نموده در تکثیر روایات از کتب امامیه کوشیده شد پس این کتاب را
ترجمهٔ آن کتاب گفتن محض بظاهر ترتیب آن نمی تواند شد مانند آنکه مواقف را از طوالع و مسلم را

از مختصر الاصول ابن حاجب ماخوذ دانند حالا فرق واضح شد در هر دو کتاب نظر تامّل بکار
برده شود تا این خیال بالکلیه زائل گردد و معهذا جاے طعن معاندان و حاسدان وقتی
متوجه فقیر میتوانند شد که این فقیر دعوی تصنیف این کتاب موجب افتخار خود دانسته تقریرًا و تحریرًا
بقلم زبان یا بزبان قلم کرده باشد معلوم ست که این کتاب را تصنیف حافظ غلام حلیم بن
شیخ قطب الدین احمد بن شیخ ابو الفیض نوشته ام اگر منظور دعوی نسبت این کتاب بخود
می بود چرا اینقدر اخفا بنامهای غیر معروف بعمل می آوردم بلکه حالا هم هرگز به نسبت این
کتاب بطرف خود خوش نمی شوم آری اگر تفسیر فتح العزیز و امثال این تصانیف را اگر
به فقیر نسبت کنند موجب شادمانی خاطر میگردد و غرضیکه منظور در این مذهب بود که مردم بدیدن
این کتاب در آن اعتقاد سست شوند یا ترک نمایند الحمد لله که این معنی حاصل شد و نیز اگر تامل
کنند روافض را هرگز جای نیست زیرا که این کتاب اگر ترجمهٔ صواعق ست آخر اثبات مذهب
اہل سنت میکند و رد مذهب روافض مینماید اینها را چه کار از آنکه تفتیش کنند که گوینده کیست
جواب باید نوشت و این طعن جواب نمیتوانند شد آری بعض اہل سنت که اینها را بشهرت این
کتاب نسبت باین فقیر عرق حسد بجوش آمده میخواهند که نسبت باین فقیر درمیان نماند جواب
سخن ایشان گذشت که فقیر دعوی این کتاب نمیکند و فخر خود نمی خواهد منظور فقیر غرض ازین
مقدمات سلوک این طریق جدید برا فہمان اولی الالباب و طالبان راه صواب بود الحمد لله که
حاصل شد (ترجمہ) سوال مرزا حسن علی صاحب کیطرف سے کتاب صواعق موبقہ رد
مذہب روافض خذلہم اللہ تعالی ہین کہ تالیف نصر اللہ کابلی کی ہے ملاحظہ شریف مین آئی
یا نہین اور بعد اسکے کہ ملحوظ نظر فیض اثر ہوئی ہو تو وہ فرق کہ جو اسکی تصنیف اور تصنیف
جناب افادت مآب ہین کہ تحفہ اثنا عشریہ ہے کیا ہو سکتا ہے معاند لوگ اس دیار کے خصوصًا
روافض خذلہم اللہ بطریق ژاژ خائی اور بیہودہ گوئی کے بہت شور و شغب کرتے ہین
کہ کتاب مستطاب تحفہ اثنا عشریہ ترجمہ صواقع موبقہ ہے ہر چند سوال اس معنی سے ہم مخلصون

[illegible]

اور فدویون کو لاطائل اور بیہودہ معلوم ہوتا ہی اور از جملۂ بدیہی البطلان ہی اور جو کوئی کہ
مایۂ علم سے آگاہی رکھتا ہوگا اس خبر کو محکی عنہ سے مخالف جانیگا لیکن بعض اشخاص نے
اس ناکس (یعنی سائل) کو بہت تنگ کیا لہذا اس امر ناعرضی کو موجب سمع خراشی جناب عالی
کا خیال کیا جواب شاہ صاحب ممدوح کی طرف سے بروقت تصنیف تحفۂ
اثنا عشریہ کتب اہل سنت سے جو رد مذہب شیعہ مین اور کتب شیعہ سے جو رد مذہب اہلسنت مین
تالیف ہوئی تھین تین قسم کی کتابین جمع تھین قسم اول خاص مجادلہ کی اس مسئلہ مین یعنی اثبات
خلافت خلفاے ثلاثہ اور رد اُسکی مثل نواقض الروافض و مرافض الروافض و صواعق محرقہ
و شرح تجرید اہل سنت کی طرف سے اور مصائب النواصب اور رد شبہات الاعور اور اظہار الحق اور
سفینۃ النجاۃ شیعہ کی طرف سے قسم دوسری اُن کتابون کی ہی کہ جو مسئلۂ امامت اور اُسکے
شروط اور اُسکے موانع مین تفصیل تصنیف ہوئی ہین مثل بحث امامت شرح مقاصد و شرح
مواقف و طوالع الانوار و اربعین اہل سنت کی طرف سے اور تصانیف علامۂ حلی و حدائق
سلہ
موبقہ رد مین صواعق محرقہ کے اور مقداد شیعہ کی طرف سے تیسری قسم کی وہ کتابین ہین
کہ جن مین تمام مذہب شیعہ کے الٰہیات اور معاد اور امامت اور روایت احادیث اور
اصول سب کو رد کیا ہی مثل ابطال الباطل و صواقع موبقہ تالیف نصر اللہ کابلی اہل سنت
کی طرف سے اور منہج الحق علامۂ حلی اور احقاق الحق قاضی نور اللہ شوستری امامیہ کیطرف
سے یہ تینون قسم کے کتب تالیف تحفہ کے وقت موجود و مستحضر تھے اُسوقت ترتیب صواقع
بہت پسند خاطر ہوئی اور اُسی ترتیب سے کلام اس کتاب مین واقع ہوا اور احقاق الحق
اور ابطال الباطل کی بھی یہی ترتیب ہی لیکن صواقع بہت مختصر اور خوشنما نظر مین معلوم ہوئی
وہی ترتیب اختیار کی گئی مگر بحث تولا اور تبرا کتاب صواقع مین نہ تھی اور شرح حدیث
ثقلین بھی اُس مین نہ تھی اور مسئلۂ انکار نبوت و اتحاد کہ لازم مذہب شیعہ ہی بشرح و بسط
کتاب مذکور مین نہ تھا یہ ابواب زیادہ ہوے اور باب مطاعن اور جواب اُسکا اصلا اُس

کتاب مین مذکور نہ تھا اور نیز صواقع مین اکتفا دلائل کلامیہ پر کی گئی تھی اور روایات کتب امامیہ سے
کم لائے گئے تھے۔ تحفۂ اثنا عشریہ مین اُن دلائل کلامیہ کو حذف کر کے روایات امامیہ کو زیادہ
کرنے کی کوشش کی گئی پس اس کتاب کو ترجمۂ صواقع کہنا محض ترتیب ظاہری پر نہین ہو سکتا
مانند اس بات کے مواقف کو طوالع سے اور مُسلّم کو مختصر الاصول ابن حاجب سے ماخوذ جانین اب
فرق دونون کتابون مین واضح ہوا۔ دونون کتابون مین نظر تامل سے کام لیا جائے تا کہ یہ خیال
بالکلیہ زائل ہو جائے اور معہذا جائے طعن معاندان و حاسدان اُسوقت متوجہ فقیر ہو سکتی ہی
کہ جب اس فقیر نے دعوی تصنیف اس کتاب کا موجب افتخار اپنا جانکر تقریرًا اور تحریرًا قلم زبان
سے یا زبان قلم سے کیا ہو یہ بات معلوم ہی کہ مین نے اس کتاب کو تصنیف حافظ غلام حلیم بن
شیخ قطب الدین احمد بن شیخ ابو الفیض کی لکھا ہی اگر اپنی طرف اس کتاب کی نسبت کا دعوی
منظور ہوتا تو کیون اسقدر غیر معروف نامون سے اخفا عمل مین لاتا بلکہ اب بھی ہرگز اس کتاب
کی نسبت سے اپنی طرف خوش نہین ہوتا ہون ہان اگر تفسیر فتح العزیز اور امثال ایسی تصانیف
کی نسبت فقیر سے کرتے ہین تو موجب شادمانی خاطر ہوتا ہی غرضکہ منظور رد اس مذہب کی
تھی کہ آدمی دیکھنے سے اس کتاب کے سست اعتقاد ہو جائین یا ترک مذہب کرین الحمد للہ
کہ یہ مقصد حاصل ہوا اور نیز اگر تامل کرین تو روافض کو کوئی جگہ کہنے کی نہین ہی اسلیے کہ یہ کتاب
اگر ترجمۂ صواقع ہی تو آخر اثبات مذہب اہلسنت کا کرتی ہی اور رد مذہب روافض کرتی ہی
ان لوگون کو کیا کام ہی کہ تفتیش کرین کہ کہنے والا کون ہی جواب لکھنا چاہیے اور یہ طعن جواب
نہین ہو سکتا ہی ہان بعض اہل سنت کہ اُنکو بھی شہرت سے اس کتاب کی اور اُسکی نسبت اس
حقیر کی جانب ہونے سے رگ حسد جوش مین آئی ہی چاہتے ہین کہ نسبت اس فقیر کی درمیان مین نہ رہے
جواب اُنکی بات کا گذرا کہ فقیر دعوی اس کتاب کا نہین کرتا ہی اور فخر اپنا نہین چاہتا غرض فقیر
کی ان مقدمات سے چلنا اس راہ جدیدہ کا تھا اور پر اذہان صاحبان عقول و رطالبان راہ صواب
کے الحمد للہ کہ حاصل ہوا انتہی اس مسئلہ کے جواب سے بے اتفاق ائمہ صاحبان فہم اور

ناظرین محققین پر ظاہر ہونگے اور جو حضرات صفت تعصب سے موصوف نہین ہین وہ نہایت انصاف کی نظر سے ملاحظہ فرما کر داد تحقیق عنایت کرینگے - تمہید جواب یون شروع ہوئی ہی کہ بروقت تصنیف کتاب تحفہ اقسام ثلاثہ کی کتابین پیش نظر تھین جنکی تفصیل اصل مین موجود ہی مگر ان سب مین صواقع کابلی کا رنگ بہت جما یا اور وہی طریقہ اس کتاب مین اختیار فرمایا اور دوسرا سبب اختیار کرنیکا یہ تھا کہ وہ کتاب بہت مختصر اور خوشنما معلوم ہوئی گو خیر خوشنما نظر مین آنا یہ تو پسند ناظر ہی مگر (بسیار مختصر) اسمین ہر شخص کو جاے کلام ہی - کتاب صواقع کی تعداد صفحات (۷۶۶) ہی باریک قلم سے لکھی ہوئی ہی خط نسخ ہی اسکو بسیار مختصر کہنا شاعری مبالغہ کی حد سے بھی متجاوز ہی - کتاب تحفۂ اثنا عشریہ کا وہ نسخہ جو ۲۳ شوال سنہ ۲۶۶ھ مین طبع ہوا ہی اسکے بھی کل صفحات (۷۷۶) ہین صرف (۱۰) صفحات اصل صواقع سے زیادہ معلوم ہوتے ہین اب رہا یہ امر کہ سطور کی کمی اور زیادتی ہم اسکا بھی شبہ یون حل ہو گیا کہ سطور کو بھی گن لیجیے (۲۱) سطر صفحہ کتاب صواقع مین بخط نسخ ہین وہی بعینہ (۲۱) سطر کتاب تحفۂ اثنا عشریہ مطبوعۂ دہلی مین بخط نستعلیق موجود ہین اس سے یہ امر محقق ہوتا ہی کہ صواقع ایسی خوشنما معلوم ہوئی کہ ع من تو شدم تو من شدی ؛ کا پورا منظر دکھا دیا اب مقام حیرت اور تعجب ہی کہ بنا بر مزعوم حاسدین اہل سنت اور حسب خیال روافض ترجمہ نے لیا شان کمال پیدا کی کہ صرف گنتی کے دس صفحات زیادتی زبان فارسی کے لیے جو ترجمہ کی لازمی ایک شان ہی اور وہ پانچ ابواب جنکے حسب خیال خود شاہ صاحب بو عذر ہین کافی اور وافی نظر آتے ہین اسی کو کہتے ہین کہ دریا کو کوزہ مین بند کیا ہی کیون نہو جناب شاہ صاحب ماوراے علم و عمل صاحب کرامات اور مالک کشف و الہامات بھی ہین نہ اسوقت کے متکلمین خالص کی طرح جو کہ تحقیقات صوفیۂ کرام کے نقل کرنے مین بھی کلام فرماتے ہین اس بنا پر کہا جا سکتا ہی کہ یہ پہلی کرامات اس کتاب کی ہی کہ جو پانچ باب جنکے خود جناب شاہ صاحب بادی ہین حالانکہ وہ سب ابواب بھی نہین ہین انکے لیے دو دو صفحہ حالت تقسیم مین آتے ہین حالت یہ ہی کہ جو بحث ان ابواب خمسہ

سے شروع کی جاوے اُسکے لیے صدہا صفحات کافی نہین ہو سکتے خیر یہ معاملہ فہم انسانی سے باہر
ہی جو صاحب کشف ہون وہی جانتے ہونگے - اس بحث کو ختم کرنے کے بعد کہ آیا حجم کتاب کسقدر ہی
اور اُسکو صواقع سے کسقدر برابری ہی اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہین کہ جن ابواب کی نسبت یہ دعوی
کیا گیا ہی کہ اُسکی عدم موجودگی کتاب صواقع مین اور نسبت ایجاد اُسکی خاص حضور شاہ صاحب
کی طرف ہی اس باب مین کیا حقیقت حال ہی اور کسقدر صدق مقال سے کام لیا گیا ہی (۱) ابواب
نو ایجاد مین سے ایک باب کی نسبت یہ دعوی کیا گیا ہی کہ وہ کتاب صواقع مین بشرح وبسط نہ تھا
اُسکو بشرح وبسط لکھا گیا اصل باب کا وجدان ثابت ہوتا ہی باب مسئلہ انکار نبوت واتحاد کہ لازم
مذہب شیعہ ہی اس باب کی صرف شرح وبسط کرنے سے نسبت ایجاد ہوئی (۲) مبحث تولا وتبرا کے
مختلف مباحث کتاب صواقع مین یکجا نہ تھے اُسکے صورت باب مین لانے سے نسبت ایجاد ہوئی
(۳ و ۴) شرح حدیث ثقلین اور ابواب مطاعن اصحاب ثلاثہ وغیرہم جسکی بابت یہ دعوی ہی کہ وہ
اصلا کتاب صواقع مین موجود نہ تھا وہ اضافہ اور ایجاد اور تصنیف کردہ خود جناب شاہ صاحب کی
ان دونون امرون کے لیے ہم بادب یہ عرض کرنے پر مجبور ہین کہ عیان راچہ بیان کتاب صواقع نصر اللہ
کابلی نسخہ قلمیہ مکتوبہ سنہ ۱۲۶۶ھ کو زحمت فرما کر ملاحظہ فرمایا جاوے اور جو نسخہ آپکو دستیاب ہو سکے
اُس مین ملاحظہ فرمالین نسخہ مذکورہ حاضرہ صواقع مین تو حدیث ثقلین صفحہ (۲۵۰) پر موجود ہی
اب رہا باب مطاعن جو صواقع مین نہ تھا اور جسکی نفی پر لفظ اصلا سے تاکید شدید ہی اُسکو بھی
(۲۵۳) ورق سے (۲۹۵) تک مع جواب ملاحظہ فرمائیے موجود ہی جن ابواب کی بہ نسبت یہ
ارشاد ہوا کہ وہ اصلا کتاب صواقع مین نہین تھے اور وہ خود جناب شاہ صاحب کے
اور افاضات سے ہین اُنکی بابت تحقیق حقیقی یہ بتاتی ہی کہ وہ خود صواقع
جسکی بابت کوئی حمایت کرنیوالا اسوقت سے تا یوم قیام تاویل بھی نہین کر سکتا
یہ ادنی مثال صدق مقال ہی (۵) اب رہا پانچوان امر جو اسقاط دلائل کا میہ اور ایراد
روافض ہی اُسکے متعلق سنیے کہ کیا اصلی کیفیت ہی قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی (۱)

سیف مسلول کے صفحہ ۳ مطبوعہ مطبع احمدی دہلی ۱۲۶۸ھ مین فرماتے ہین "درین باب (یعنی در رد اہل حق) عالم اجل و عارف اکمل فرید الدہر وحید العصر ابو النصر نصیر الدین محمد المشتہر بخواجہ نصر اللہ الحسینی الملکی المدنی اصلاً و الکابلی وطناً کتابی نوشتہ است در غایت حسن و جمال و براعت و کمال و آن بزرگ کتب روافض را از تفسیر و حدیث و عقائد و فقہ و تاریخ بسیار ملاحظہ فرمودہ و عمر عزیز خود دران صرف نمودہ اکثر ادلہ در کتاب خود جہت ابطال مذہب خصم و اثبات مذہب خود از کتب معتبرہ عند الروافض آوردہ است این فقیر ہم بحکم ع وللارض من کاس الکرام نصیب + روایات کتب روافض را از آن کتاب اخذ نمودہ و المسئول من اللہ العصمۃ و السداد" قاضی صاحب ارشاد فرماتے ہین کہ خواجہ نصر اللہ صاحب کابلی نے کتاب صواقع مین بڑے بڑے کتب شیعہ سے استدلال کیا ہی اور نیز ابطال مذہب شیعہ کیا ہی اور انھون نے عمر عزیز اپنی مطالعہ کتب تفسیر و حدیث و فقہ شیعہ وغیرہ مین صرف کی ہی نیز فرماتے ہین کہ روایات کتب شیعہ صواقع مین اسقدر کثرت سے تھے کہ مین بھی بمصداق ع وللارض من کاس الکرام نصیب + کے کاسہ لیسی کرتا ہون اور انھین روایات شیعہ کو اپنی اس کتاب مین نقل کرتا ہون۔ اس تحریر سے علامہ پانی پتی کی یہ پتہ پورا ملتا ہی کہ یہ جو دعوی کیا گیا ہی کہ تحفہ مین روایات شیعہ کو خود حضور شاہ صاحب نے وارد فرمایا ہی تو اس دعوی کو قاضی صاحب نے خود صاف کر دیا اب دعوی اپنی طرف جو ارشاد ہوا ہی وہ اس بنا پر ہوگا کہ جناب شاہ صاحب کو منصب جلیل ولایت حاصل تھا اسوجہ سے دعوی اُنکے لیے بجا ہوگا بعد تحقیق اُن امور کے جنکی نسبت دعوی کیا گیا تھا کہ وہ اضافہ کردہ حضور شاہ صاحب ہین اور انھین اضافات نے امتیازی شان صواقع اور تحفہ مین پیدا کی اور انھین امور سے ترجمہ کہنے سے بالکلیہ قائل کو اپنا خیال بدلنا چاہیے بلکہ توبہ کرنا چاہیے مگر حیرت یہ ہی کہ جب یہ سب باتین صواقع مین ہین تو پھر کیا رائے قائم کرنا چاہیے یہ امر ایسا ہی کہ ناظر بصیر بعد تحقیق ہو جانے ان امور کے خود رائے قائم کریگا ہم کو تو تحقیق کر کے دکھا دینا لازم تھا واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ جن امور کا دعوی کیا تھا کہ وہ صواقع مین نہین ہین وہ سب صواقع مین موجود ہین۔ اب ان امور سے تجاوز کر کے نفس

الفاظ فرمودہ جناب شاہ صاحب سے استفادہ لازم ہی پہلے جتنے امور اس مسئلہ مین بیان ہوے
اُن سب کو بغور پڑھکر دیکھنا چاہیے کہ جناب شاہ صاحب نے پہلے تو دوسرے کی کتاب کو اپنی
طرف منتسب فرمانے مین بہت احتیاط سے کام لیا اور کتمان کا مہتم بالشان مکان بنایا اور
اپنے آپ کو اور اپنے بزرگوارون کو اسامی غیر مشہورہ سے یاد فرمایا آخیر جب یہ بھید کھلا
اور روافض نے نزاع خانی کی اور وہ اس مرتبہ پر پہونچی کہ عقیدت کیش حضرات نے بمجبوری
پیشگاہ سامی مرتبت مین امر نا مرضی کو پیش کیا تو عجب خلجان پیدا ہوا اور جواب مین عجب
روش اختیار فرمائی کہ وہ پورا ع نی تاب وصل دارم نی طاقت جدائی * کا منظر پیش کرتی
ہی۔ پہلے تصنیف اور اسباب کے حالات بیان ہوتے ہین پھر صورت ظاہری کا امتیاز فرضی
صواقع اور تحفہ مین بتایا جاتا ہی پھر ہارکر بازدعوی بھی دیا جاتا ہی کہ مین اس کتاب کی
نسبت کرنا اپنی طرف پسند نہین کرتا اور کبھی اس فخر وناز کو زیبا نہین جانتا اگر نسبت
ہی منظور ہوتی تو اپنا اور اپنے اسلاف کا غیر معروف نام کیون لیتا۔ ہاے پھر قرار نہین آتا
اور آئے کیونکر دل کی لگی بری ہوتی ہی ارشاد ہوتا ہی کہ بعض اہل سنت کہ جو حاسدین سے ہین
وہ چاہتے ہین کہ تحفہ ترجمہ صواقع قرار پائے اور میری نسبت درمیانی جاتی رہے یہان پر
ایک مصرع بے ساختہ یاد آتا ہی کہ ع مین الزام اُنکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا * سائل مسئلہ
نے بیچارے روافض کو بڑے بڑے ہاتھ پھیلا کر خذلان کی بد دعا دی ہی ہم یہان سائل سے
بادب یہ عرض کرنے پر مجبور ہین کہ منشاے بے ادبی جب دو فریق ہوے تو کسقدر دعا سے
حاسدین اہل سنت حصہ پائینگے۔ خیر پھر اس بات پر بھی صبر نہین آتا یہ ہدایت ہوتی ہی کہ روافض کو
اس بات کی کیا پڑی ہی کہ کہنے والا کون ہی کوئی ہو ہر حال مین رد اُنکے مذہب کی ہی
اُنکی یہ طعن کہ تحفہ صواقع کا ترجمہ ہی جواب نہین ہو سکتا۔ خیر الحمد للہ اسی تقریر سے باز دعوی
پورا ثابت ہوگیا کہ یہ امر طعن یعنی ترجمہ کہنا جواب نہین ہو سکتا۔ ترجمہ تو ضرور ہی مگر جواب
نہین ہی یہ ہم بھی تسلیم کرتے ہین کہ یہ طعن جواب تحفہ نہین ہی اور تحفہ ترجمہ صواقع [illegible]

فہرست مصنفات مطبوعۂ جناب مولانا حکیم سید حسین صاحب المتخلص بہ گریان لکھنوی مؤلف این کتاب مستطاب

مصائب الابرار ترجمۂ اردو جلد عاشر بحار الانوار - یہ کتاب حالات فضائل و مصائب حضرت سید الشہدا روحی و ارواح العالمین لہ الفدا یہ مع حالات جملہ اعزہ و اقربا و اصحاب و انصار وغیرہ تفصیل تمام مشتمل ہی اور نیز اس کتاب مین حالات جنگ مختار و ابراہیم وغیرہ بھی تفصیل مندرج ہین مختصر تعریف یہ ہی کہ اس کتاب سے زیادہ تر معتبر اور جامع کوئی کتاب مذہب شیعہ مین نہین ہی - قیمت فی جلد - سے

حل المعضلات من شرح الاسباب و العلامات - یہ کتاب عربی زبان مین اسم بامسمّےٰ ہی یعنے جسقدر مشکلات کتاب شرح اسباب و علامات مین تھے خواہ لغوی ہون خواہ اصطلاحی خواہ پیچیدگی عبارات کے سبب سے خواہ اختصار کے سبب سے یا علاوہ اسکے وہ سب اس کتاب مین حل کر دیے گئے ہین جسکی تفصیل اس مقام پر باعث تطویل ہی یہ کتاب طلبہ کے لیے بمنزلۂ استاد شفیق ہی اور اطبا کے لیے اعلی درجہ کی معین و مونس و رفیق ہی تقریباً ایک سو کتب قدیمہ طبیہ وغیرہ سے اسمین مضامین نقل کیے گئے ہین اور ہر قول کے پہلے اسکے قائل کا نام یا نام کتاب لکھدیا گیا ہی متن مین شرح اسباب ہی اور حاشیہ پر حل المعضلات ہی یہ کتاب دو مجلد ضخیم مین چھپکر تیار ہی خوبی اسکی بیان سے باہر ہی قیمت ہر دو جلد - صہ

منتخب المصائب المعروف بہ مجالس حسینیہ جسکو اول سے آخر تک حرف بحرف سنکر جناب سرکار شریعتمدار آیۃ اللہ فی العالمین و حجۃ علی المجاحدین صدر المحققین نجم الملۃ والدین مولانا و مولی الکونین ابو الفضل آقا السید ناصر حسین صاحب و نیز جملہ حضرات علماے اعلام لکھنؤ دام ظلہم العالی نے مزین بتقریظ و توثیق فرمایا ہی یہ کتاب حالات فضائل و مصائب حضرت سید الشہدا پر تفصیل مشتمل ہی اسکے پانچ حصے ہین اور ہر حصہ اسکا تینتیس مجلسون پر مشتمل ہی اور اسمین وہ روایات نقل کیے گئے ہین جو علماے اعلام و محدثین عالیمقام کے نزدیک معتبر و موثق ہین اور جملہ حالات اہلبیت اطہار روانگی مدینہ سے تا واپسی مدینہ اس کتاب مین مندرج ہین پہلا حصہ اس کتاب کا طبع ہو گیا ہی اسمین کاغذ سفید چکنا گندہ لگایا گیا ہی اور چھپائی اعلی درجہ کی ہی تقطیع ۲۰×۲۶ نہایت تصحیح و اہتمام سے طبع کیا گیا ہی محصولڈاک ذمہ خریدار ہی قیمت فی جلد - ۱۲ر

ہدیۃ السعداء بترجمۃ حدیث الکساء - یہ رسالہ قابل وظیفۂ مومنین ہی قیمت مع محصولڈاک - ا

تشیید المبانی فی صوارم الکابلی و تحفۂ عبد العزیز یعنی تالیف تحفۂ اثنا عشریہ کے دلچسپ حالات - ا